تعارف فتاویٰ علمائے اہل حدیث

محمد رمضان یوسف سلفی ایڈیٹر صدائے ہوش لاہور

قسط نمبر 2

فتاویٰ نواب صدیق حسن خانؒ

حضرت مولانا نواب صدیق حسن خاں انیسویں صدی عیسوی کے جلیل القدر عالم دین اور کثیر التصانیف مصنف تھے۔ انہوں نے سوا دو سو کے لگ بھگ اسلامی علوم وفنون پر کتابیں لکھیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے کتب احادیث بالخصوص صحاح ستہ کے اردو تراجم کروا کر شائع کئے اور بعض عربی کتب کو شائع کروا کر علماء میں فی سبیل اللہ تقسیم کیا۔ اس سے ان کی علم پروری اور اسلامی خدمات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ حضرت نواب صاحب اسلامی علوم کا قابل غور تھے۔ ان کی تین کتابیں (1) ''صدیۃ السائل ای الدلہ المسائل'(صفحات 560)'(2) ''بدور الاملۃ من ربط المسائل بالادلۃ'' (صفحات 528)'(3) ''اور دلیل الطالب علی ارجع المطالب'' (صفحات 1012) فقہ حدیث میں بے مثال کتب ہیں۔ ان کتابوں میں نواب صاحب نے تمام مسائل مع دلائل درج کئے ہیں اور اختلافِ اقوال کی صورت میں راجع قول کا تعین کیا ہے۔ یہ کتابیں کوئی سوا سو سال پہلے بھوپال سے شائع ہوئی تھیں اور بعض فارسی میں ہیں اس لئے ان نادر ونایاب کتب سے اب استفادہ نہیں کیا جاتا۔ حقیقت میں یہ کتابیں اپنے موضوع پر عربی و اردو تالیفات کی ہم پلہ ہیں۔ عصر حاضر کے محقق و متخرج علماء کو چاہیے کہ وہ نواب صاحبکے اس علمی ذخیرے کو از سر نو عربی و اردو میں مرتب کریں اور ایڈٹ کر کے شائع کر دیں یہ بہت بڑی علمی خدمت ہو گی۔ ان مذکورہ کتب کے مطالعہ سے حضرت نواب صاحب کی علمی استعداد' مطالعہ حدیث میں وسعت' ذہانت اور فقہی صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے۔ نواب صدیق حسن خاں نے 1890 میں وفات پائی اور بھوپال میں آسودہ لحد ہوئے۔

فتاویٰ نذیریہ

شیخ الکل حضرت مولانا میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند کے فحول علمائے کرام میں ہوتا ہے۔ حضرت میاں صاحب 1805 میں پیدا ہوئے اور 1902ء میں وفات پائی۔ ان کی صد سالہ زندگی کے لیل ونہار درس وتدریس وعظ وتذکیر اور تصنیف وتالیف سے عبارت

ہیں۔ان کے نامور تلامذہ میں مولانا محمد لکھوی' مولانا عبداللہ غزنوی' مولانا غلام رسول قلعہ میاں سنگھ' مولانا عبدالرحمان مبارک پوری' مولانا شمس الحق ڈیانوی' مولانا عبدالوہاب محدث دہلوی' مولانا ثناء اللہ امرتسری' مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے نام نمایاں ہیں۔

حضرت میاں صاحب درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف سے بھی شغف رکھتے تھے۔فتویٰ نویسی میں بھی انہیں مہارت تامہ حاصل تھی۔آپ فتویٰ بڑا مدلل اور جامع لکھتے اور قرآن و حدیث کے دلائل کی روشنی میں پوچھے گئے سوالات کا شافی جواب دیتے۔

''فتاویٰ نذیریہ'' حضرت میاں نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہ کے علمی فتاویٰ کا نہایت عمدہ مجموعہ ہے۔ جسے ان کے شاگرد رشید مولانا شمس الحق عظیم آبادی نے مرتب کیا تھا اور اس کی پہلی اشاعت دہلی سے ہوئی جو دو جلدوں پر محیط تھی۔اس کی دوسری اشاعت 1971ء میں لاہور سے ہوئی جو تین جلدوں پر مشتمل تھی۔ اس کے صفحات کی تعداد 1935 ہے اور فتاویٰ کی تعداد 943 ہے۔میاں صاحب کے علاوہ اس مجموعہ فتاویٰ میں بعض دیگر مفتیان کرام کے فتاویٰ بھی شامل ہیں۔عقائد' تقلید و اجتہاد' سنت و بدعت' طہارۃ و صلوٰۃ' صدقات و زکوٰۃ' نکاح و طلاق' قربانی و عقیقہ' حدود و تعزیرات' صید و ذبائح' روزہ و حج' حظر و اباحت اور بیوع وغیرہ پر تفصیلی جوابات اس فتاویٰ کی زینت ہیں۔

اہل حدیث اہل علم عام طور پر فتویٰ نویسی کے وقت فتاویٰ نذیریہ کی طرف مراجعت کرتے ہیں۔اس میں اکثر فقہی مسائل مل جاتے ہیں'ان پر بحث بھی نسبتاً تفصیلی ہوتی ہے۔فتاویٰ نذیریہ میں اس دور کے مذہبی' دینی' فکری اور علمی حالات کی بھی عکاسی ہوتی ہے' مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کا سب سے پہلا فتویٰ میاں نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ نے جاری کیا تھا۔اس کے علاوہ سرسید کے بعض افکار و خیالات پر تنقید' احناف اور اہل حدیث کے درمیان بحث و مباحثہ اور مختلف مذہبی فرقوں اور شخصیات پر تبصرہ بھی اس میں موجود ہے۔فتاویٰ نذیریہ اپنے مندرجات کے اعتبار سے اہل علم میں خاصے کی چیز ہے'اور اہل حدیث فتاویٰ میں اسے قدر و منزلت کا مقام حاصل ہے۔

نور العین من فتاویٰ الشیخ حسین یمنی

شیخ حسین بن محسن یمانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1327ھ) اپنے دور کے مشہور اہل علم تھے۔ان کا شمار شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ کے معاصرین میں ہوتا ہے۔

الشیخ حسین یمنی نے نواب صدیق حسین خاں رحمتہ اللہ علیہ کے دور میں یمن سے ہجرت کر کے ریاست بھوپال میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی اور پھر بھوپال میں ہی علم وتحقیق اور درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔لوگ اپنے مسائل کے حل کے لئے ان کی طرف رجوع کرتے۔شیخ نے اپنی زندگی میں بہت سے فتاویٰ جاری کئے۔شیخ حسین بن محسن بہت بڑے محدث اور فقیہ تھے وہ کسی موضوع پر بحث کرتے وقت احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق تفصیل سے کرتے اور تمام مآخذ کی طرف رجوع کر لینے کے بعد ہی کسی مسئلہ پر آخری رائے دیتے تھے۔

ان کے فتاویٰ اور فقہی رسائل کا مجموعہ ان کی وفات کے بعد 2 جلدوں میں ''نور العین من فتاویٰ الشیخ حسین'' کے نام سے ان کے بیٹے شیخ محمد نے تیار کیا۔اس کی پہلی جلد 1322ھ میں لکھنو سے شائع ہوئی جبکہ دوسری جلد کا کوئی پتا نہ چل سکا۔اس فتاویٰ میں شیخ حسین نے ہر مسئلہ پر تفصیل سے بحث کی ہے اور پوری تحقیق کے بعد دلائل کی روشنی میں راجح مسلک کا تعین کیا ہے۔

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

مولانا شمس الحق عظیم آبادی رحمتہ اللہ علیہ حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے نامور تلامذہ سے ایک تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم وعمل کا حظ وافر عطا کیا تھا اور آپ متعدد اوصاف کے حامل تھے ان کی ولادت 1857ء میں ہوئی اور وفات 1911ء میں۔انہوں نے عون المعبود شرح ابی داؤد اور دار قطنی کے شروح وحواشی کی صورت میں علم حدیث کی جو خدمت کی وہ پوری دنیا میں اسلامی تحقیقات سے دلچسپی رکھنے والوں کو فائدہ دے رہی ہے۔مولانا عظیم آبادی کا کام لکھنا پڑھنا تھا۔وہ صبح وشام درس وتدریس اور تصنیف و تالیف میں مصروف رہتے۔وہ فتاویٰ نہایت مفصل اور جامع لکھتے تھے۔ان کے فتاویٰ کا نہائت جاندار اور شاندار مجموعہ معروف محقق اور عالم دین مولانا غازی محمد عزیز صاحب نے مرتب کیا ہے۔اس میں مولانا ڈیانوی کے 50 فتاویٰ ہیں جو اردو عربی اور فارسی پر مشتمل ہیں۔ان کے اردو تراجم بھی ساتھ دے دیئے گئے ہیں۔

فتاویٰ کے شروع میں محمد عزیز صاحب کا ایک جامع مقدمہ ہے اس میں فتاویٰ کی تاریخ اور برصغیر میں اہل حدیث فتاویٰ کا تعارف کروایا گیا ہے پیش نگاہ فتاویٰ شمس الحق ڈیانوی 1994ء میں جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان کی علمی دانش گاہ جامعہ ستاریہ اسلامیہ گلشن اقبال کراچی کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔اس کے صفحات کی تعداد 466 ہے۔

فتاویٰ سعیدیہ

مولانا محمد سعید بنارسی رحمۃ اللہ علیہ جماعت اہل حدیث کے عظیم المرتبت عالم دین تھے۔ انہوں نے مسلک اہل حدیث کی اشاعت کو اپنے اوپر فرض قرار دے لیا تھا۔ وہ ہندو مذہب سے تائب ہو کر مشرف با اسلام ہوئے تھے۔ قبول اسلام کے بعد انہوں نے اپنی دینی تعلیم مکمل کی اور اشاعت دین کے لئے سرگرم ہو گئے۔ بنارس میں انہوں نے ''سعید المطابع'' کے نام مطبع قائم کیا اور توحید و سنت کی تائید میں بہت سی کتابیں شائع کیں اور ساتھ ہی ''نصر السنہ'' کے نام سے اخبار بھی جاری کیا۔ اس کے علاوہ مولانا محمد سعید بنارسی نے درس و تدریس کے لئے بنارس میں ''مدرسہ سعیدیہ'' قائم کیا' جس کسی نے اسلام اور مسلک اہل حدیث پر اعتراض کیا تو انہوں نے تحریری صورت میں نہایت محققانہ جواب دیا' مخالفین سے مناظرے اور مباحثے بھی کئے اور وعظ و خطابت کے ذریعے بھی انہوں نے دینی خدمات انجام دیں انہوں نے چھوٹے بڑے کئی رسائل بھی لکھے۔ ان کے فتاویٰ کا ایک مختصر مجموعہ جو کہ 24 صفحات پر مشتمل ہے ''فتاویٰ سعیدیہ'' کے نام سے چھپا اور یہ فتاویٰ متعدد اختلافی مسائل کے جوابات پر مشتمل ہے۔ مولانا محمد سعید بنارسی نے 27 نومبر 1904ء کو وفات پائی۔

فتاویٰ مولانا عبداللہ غازی پوری

مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ اتباع سنت' تقویٰ' زہد و ورع' تبحر علم' وسعت نظر اور قرآن و سنت کی تفسیر و تعبیر میں یگانہ عہد تھے۔ تحصیل علم کے بعد انہوں نے اپنی عمر کا بڑا حصہ درس و تدریس' وعظ و تقریر اور تصنیف تالیف میں گزارا۔ ابراء اہل الحدیث و القرآن' مقدمہ صحیح مسلم' تسہیل الفرائض' منطق' فصول احمدی' النحو' مسئلہ زکوٰۃ اور ایک رسالہ رکعات تراویح ان کی علمی و قلمی یادگاریں ہیں۔ فراوانی علم اور کثرت درس و افادہ کے ساتھ ساتھ مولانا غازی پوری فقاہت میں بھی اونچا مقام رکھتے تھے۔ لوگ اپنے مسائل کے حل کے لئے اکثر ان کی طرف رجوع کرتے۔ مولانا کا مجموعہ فتاویٰ کے دو قلمی نسخے بنارس اور مبارک پور میں موجود ہیں۔ دوسرے نسخے میں فتاویٰ کی ترتیب و تبویب کا کام مولانا عبدالرحمان مبارک پوری (وفات (1353ھ) نے کیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس علمی مجموعے کو ایڈٹ کر کے شائع کیا جائے'' (خدمات اہل حدیث نمبر ص 287)

مولانا عبداللہ غازی پوری نے 26 نومبر 1918ء کو وفات پائی۔

فتاویٰ غزنویہ

حضرت مولانا امام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ عمل بالکتاب والسنہ کے بہت بڑے داعی اور مبلغ تھے۔ انہوں نے اپنے علم وعمل اور تعلیم وتربیت سے ہزاروں لوگوں کے عقائد کی اصلاح کی اور انہیں توحید وسنت کی تعلیم سے آشنا کیا۔ وہ اپنے والد مکرم مولانا عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح معنوں میں جانشین اور ان کی مسند کے امین و پاسبان تھے۔ حضرت امام عبدالجبار غزنوی نے درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے طور پر بھی کئی تحریریں یادگار چھوڑی ہیں۔

فتویٰ نویسی میں بھی انہیں یدطولیٰ حاصل تھا۔ ''بستان المحققین بشارۃ السالکین'' (معروف بہ مجموعہ الفتاویٰ' ملقب بہ العروۃ الوثقیٰ) فتاویٰ کے مشہور مجموعوں میں سے ایک ہے۔ یہ ''فتاویٰ غزنویہ'' کے نام سے معروف ہے۔ اس کی پہلی جلد امرتسر سے شائع ہوئی تھی جو 256 صفحات پر محیط ہے۔ پاکستان میں فتاویٰ غزنویہ کی از سرنو ترتیب وتبویت اور تسہل کا کام شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد اسحاق حسینوی رحمۃ اللہ علیہ نے شروع کیا تھا اس کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی کہ یہ کام کہاں تک پہنچا۔ اس مجموعہ میں عربی' فارسی اور اردو میں فتاویٰ ہیں۔ عقائد سے متعلق سوالات کے جوابات خالص سلفی نقطہ نظر سے اور بڑی تفصیل کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ صفات الٰہی کے باب میں خاص طور پر غزنوی علماء نے مسلک سلف کو بڑے مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ فروعی مسائل میں بھی وہ ہمیشہ عملاً لکتاب والسنہ کے داعی رہے۔ ان تمام خصوصیات کا اندازہ فتاویٰ کے اس مجموعے سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ امام عبدالجبار غزنوی 1268ھ میں پیدا ہوئے اور انہوں نے 1331ھ کو وفات پائی۔

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک وہند جامع الصفات علمی شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بے پناہ خوبیوں اور محاسن سے نواز رکھا تھا۔ وہ دین کے داعی بھی تھے اور مفسر قرآن بھی' متکلم بھی تھے اور مصنف بھی' مناظر بھی تھے اور صحافی بھی' ان کی اسلامی اور مسلکی خدمات کا دائرہ اس خطہ ارض میں دور دور تک پھیلا دکھائی دیتا ہے۔ بیسویں صدی عیسوی میں انہوں نے اسلام کے دفاع اور محافظت کے لئے مختلف مذاہب کے خلاف اپنی تمام توتیں صرف کردیں۔ وہ نہایت ذہین اور حاضر جواب عالم دین تھے' اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو تفقہ فی الدین کا حظ وافر عطا کیا تھا۔ فقہ اور فقہی

مسائل میں ان کو بڑا ادراک تھا۔ انہوں نے اپنے اخبار ''اہل حدیث'' میں فقہ و فتاویٰ کے لئے مستقل صفحات مختص کر رکھے تھے۔ پورے برصغیر سے جہاں جہاں اردو زبان پڑھی اور بولی جاتی تھی لوگ دینی مسائل کے حل کے لئے انہیں خطوط لکھتے اور مولانا ثناءاللہ صاحب باقاعدہ فتویٰ جاری کرتے۔

مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمتہ اللہ علیہ کے اخبار اہل حدیث میں شائع ہونے والے چوالیس سالہ فتاویٰ کا انتخاب ہندوستان کے معروف عالم دین مولانا محمد داؤد راز دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے (وفات دسمبر 1981ء) نے محنت شاقہ سے مرتب کر کے ''فتاویٰ ثنائیہ'' کے نام سے دو جلدوں میں 1954ء میں پہلی بار شائع کیا تھا۔ پہلی جلد کے صفحات 808 اور دوسری جلد کے صفحات 796 ہیں۔ فتاویٰ ثنائیہ میں انسانی زندگی میں پیش آمدہ مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ مولانا ثناءاللہ امرتسری کا جواب مختصر اور جامع ہوتا تھا۔ وہ اختصار کے ساتھ مسئلے کی جزئیات تک بیان کر جاتے تھے۔ ان کے فتاویٰ پر مولانا شرف الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (وفات 1961) نے بڑے مفید حواشی سپرد قلم کئے ہیں۔ جس سے ان فتاویٰ کی اہمیت وافادیت اور بھی دوچند ہوگئی ہے۔ مولانا ثناءاللہ امرتسری جون 1868ء میں پیدا ہوئے اور 15 مارچ 1948ء کو سرگودھا میں وفات پائی۔

فتاویٰ اہل حدیث

حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمتہ اللہ علیہ اپنے دور کے اونچے مقام مرتبہ کے حامل عالم دین تھے۔ دینی علوم وفنون میں انہیں کامل دستگاہ حاصل تھی۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے اطراف سے آگاہی رکھتے تھے۔ سنت نبوی ﷺ کے شیدا اور والا تھے۔ مسلک اہل حدیث کے بہت بڑے مبلغ اور داعی تھے اسی مشن میں انہوں نے عمر بسر کردی۔ فتویٰ نویسی میں بھی انہیں کامل دسترس تھی۔ فتویٰ بڑا مدلل لکھتے تھے۔ اور اس میں قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ مسلک سلف کی پوری پوری ترجمانی کرتے۔ حافظ عبداللہ روپڑی کے فتاویٰ دو جلدوں پر مشتمل ہیں۔ ان میں ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث روپڑ اور لاہور میں شائع ہونے والے فتاویٰ اور دیگر غیر مطبوعہ فتاویٰ شامل ہیں۔ اس فتاویٰ کے آخر میں محدث روپڑی کے کچھ عربی فتاویٰ کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

فتاویٰ اہل حدیث میں بہت سے مسائل کا جامعیت سے احاطہ کیا گیا ہے اور اپنے موقف کی تائید میں روپڑی صاحب نے خوب دلائل پیش کئے ہیں۔ عصر حاضر کے اکثر اہل علم اور مفتیان کرام فتاویٰ

اہل حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ فتاویٰ اہل حدیث کو مولانا عبداللہ روپڑی صاحب کے شاگرد رشید مولانا محمد صدیق آف سرگودھا نے مرتب کر کے اپنے ادارہ احیاء السنۃ النبویہ سرگودھا کی طرف سے شائع کیا تھا۔ مولانا حافظ عبداللہ روپڑی نے 80 سال کی عمر میں 20 اگست 1964ء کو لاہور میں وفات پائی۔

فتاویٰ ستاریہ

حضرت مولانا حافظ عبدالستار محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (امام جماعت غرباء اہل حدیث) جماعت اہل حدیث کے نامور عالم دین تھے۔ ان کی نس نس میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دین اسلام کی اشاعت کا جذبہ صادقہ پایا جاتا تھا۔ انہوں نے دین اسلام کی اشاعت اور مسلک اہل حدیث کے فروغ میں درس و تدریس، وعظ و خطابت، تصنیف و تراجم اور مناظروں کے ذریعے خدمات انجام دی۔ آپ دینی علوم کے ماہر، قرآن و حدیث کے داعی اور مبلغ تھے۔ انکا دائرہ علم و عمل توحید و سنت کی بھرپور اشاعت تھا۔ فتویٰ بڑا مدلل لکھتے اور پوری طرح مسائل کا احاطہ کرتے۔ ''فتاویٰ ستاریہ'' ان کی تحقیق کا بے مثال مجموعہ ہے جو بہت سے روز مرہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اس کی ضخامت آٹھ سو آٹھ (808) صفحات، سات سو (700) فتاویٰ اور چار جلدوں پر محیط ہے۔

اس فتاویٰ کو امام عبدالستار محدث دہلوی کے صاحبزادے جماعت غرباء اہل حدیث کے سابق امام و مفتی حضرت مولانا امام عبدالغفار سلفی (وفات 20 اکتوبر 1977ء) نے مرتب کیا تھا۔ اس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق متفرق فتاویٰ موجود ہیں۔ فتاویٰ کی تقسیم مضامین کے اعتبار سے نہیں کی گئی، بلکہ ہر جلد میں بلا ترتیب فتاویٰ شامل ہیں۔ اکثر فتاویٰ کا تعلق عمومی نوعیت کے شخصی مسائل سے ہے۔ اعتقادات اور فروعی اختلاف سے متعلق مسائل مفصل اور مدلل ہیں۔ فتاویٰ ستاریہ میں امام عبدالستار دہلوی کے علاوہ ان کے صاحبزادے مولانا عبدالغفار سلفی اور بعض دیگر مفتیان کرام کے فتاویٰ بھی شامل ہیں۔ ایک عرصے سے یہ فتاویٰ نایاب ہیں۔ اب انہیں نئی ترتیب و تہذیب اور ابواب بندی سے کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ مکتبہ ایوبیہ (محمدی مسجد برنس روڈ کراچی نمبر 1) کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اور اس کا اہتمام مولانا عبدالجبار سلفی مدیر صحیفہ اہل حدیث کراچی اور ان کے صاحبزادے جناب عبیداللہ سلفی (منتظم مکتبہ ایوبیہ) کر رہے ہیں۔

امام عبدالستار دہلوی رحمتہ اللہ علیہ 1905ء میں امام عبدالوہاب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے گھر دہلی میں پیدا ہوئے اور انہوں نے 29 اگست 1966ء کو کراچی میں وفات پائی۔ (جاری ہے)